سورة النساء

آیات ۱۰۱ - ۱۰۴

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ
اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَاِذَا كُنْتَ
فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا
سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ
وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ
اَمْتِعَتِكُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى
مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ
لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى
جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ
كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِی ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ یَاْلَمُوْنَ كَمَا
تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا یَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع

سورۃ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست۔

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں ...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

آیات 101 -104
رکوع ۱۵

خطاب کا رخ مسلمانوں کی طرف
(جہاد کے مضمون میں)

حالتِ جنگ میں نماز کے احکام

صلاۃالخوف، صلاۃالقصر، مواقیت نماز، مشکلات میں بھی جہاد فی سبیل اللہ کی

ترغیب، دفاع کی اہمیت

وَاِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوةِ ‌ۖ اِنۡ خِفۡتُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنَكُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا‌ ؕ اِنَّ الۡكٰفِرِيۡنَ كَانُوۡا لَـكُمۡ عَدُوًّا مُّبِيۡنًا

وَاِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ - اور جب کبھی تم سفر کرو زمین میں

فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ - تو نہیں ہے تم پر کوئی گناہ

اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوةِ - کہ تم کمی کرو نماز میں سے

اِنۡ خِفۡتُمۡ - اگر تمہیں خوف ہو

اَنۡ يَّفۡتِنَكُمُ - کہ تمہیں تکلیف دیں گے

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

اِنَّ الۡكٰفِرِيۡنَ كَانُوۡا - یقیناً کافر ہیں

لَـكُمۡ عَدُوًّا مُّبِيۡنًا - تمہارے لیے کھلے دشمن

قَصَرَ يَقْصُرُ ، قَصْرًا و قُصُورًا
کمی کرنا، ناقص ہونا/ کرنا...

تَقْصُرُوۡا ، تَقْصُرُوۡنَ تھا اَنْ کی وجہ سے ن گر گیا

فَتَنَ يَفْتِنُ ، فَتْنًا وفُتُونًا
آزمائش میں ڈالنا، ستانا

عَدُوّ۔ دشمن

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ
خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾

اور جب تم لوگ سفر کے لیے نکلو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر نماز میں اختصار کردو (خصوصاً) جبکہ تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے کیونکہ وہ کھلم کھلا تمہاری دشمنی پر تلے ہوئے ہیں۔

When you go forth journeying in the land, there is no blame on you if you shorten the Prayer, (especially) if you fear that the unbelievers might cause you harm. Surely the unbelievers are your open enemies.

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا

نماز قصر کے احکامات

جہاد اور ہجرت کے مضمون میں نماز (قصر) کا حکم !

- جہاد اور ہجرت دونوں میں سفر در پیش ہوتا ہے اور دونوں میں دشمن کے حملے کا امکان ہوتا ہے اس لیے جہاد اور ہجرت کے ایک اہم پہلو یعنی اس دوران نماز کا خصوصی حکم
- دونوں کے حوالے سے نماز قصر کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ ہجرت کا سفر ہو یا کوئی اور تمہیں نماز قصر کرنے کی اجازت ہے، اور اسی طرح اگر جنگ کے لیے بیشک لمبا سفر در پیش نہ ہو لیکن دشمن کی طرف سے حملے کے اندیشے کے باعث ایک خوف کی کیفیت ہو تو صلوۃ الخوف پڑھنے کی بھی اجازت ہے۔ اور صلوۃ الخوف میں نماز قصر کی جائے گی۔
- جنگ کے درمیان بھی نماز کی ادائیگی !
- نماز ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کا تعلق اللہ سے قائم کرنے میں سب سے موثر عامل ہے۔ رکوع، سجود، قیام اور قعود میں اللہ کی تسبیح، اس کی کتاب کی تلاوت، دعائیں، استغفار یہ سب اگر شعور کے ساتھ کی جائے تو کرنے والے کا دل و دماغ اللہ کے تعلق کے حوالے سے تقویٰ اور اخلاص کا سرچشمہ بن جاتا ہے۔
- یہی وہ چیز ہے جو ہجرت اور جہاد دونوں میں حقیقی روح پیدا کرنے اور صحیح معنی میں اسے ہجرت اور جہاد بنانے میں سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اللہ سے یہ تعلق ہی ان عبادات کو اللہ ہی کے لیے کرنے کا باعث

وَاِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوةِ ‌ۖ اِنۡ خِفۡتُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنَكُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا‌ ؕ اِنَّ الۡكٰفِرِيۡنَ كَانُوۡا لَـكُمۡ عَدُوًّا مُّبِيۡنًا

- جہاد اور ہجرت میں سے اللہ کے ساتھ یہ تعلق اور للّٰہیت اگر نکال دی جائے تو پھر ہجرت محض ایک نقل مکانی ہے اور اگر جہاد "فساد فی الارض" بن جاتا ہے۔
- اس آیتِ کریمہ میں (جہاد کے دوران) نماز کے حکم سے نماز کی دین میں عظمت و اہمیت واضح ہوتی ہے اور یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ نماز وہ چیز ہے کہ جنگ کے خطرات کے اندر بھی یہ نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔
- اس لیے کہ جنگ و جہاد مقصود بالذات نہیں، دین کا اصل و اساس عبادت، نیاز مندی اور تعلق باللہ ہے جسے ہر صورت میں قائم اور محفوظ رکھنا ہے
- وَاِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ سے نمازِ قصر کا اطلاق جہاد کے علاوہ عام سفر پر بھی۔ (اللہ کی طرف سے سہولت)
- زمان و مکان کے تقاضوں سے ہم آہنگی اور لچک پیدا کرنا، اسلامی احکام کی خصوصیت ہے
- سخت سے سخت حالات میں بھی نماز نہ چھوڑنے اور اسے ادا کرنے کی صورت سکھلائی گئی
- دشمنوں کے فتنوں کے مقابلے میں مسلمانوں کا ہوشیار رہنا لازمی و ضروری ہے۔
- دشمن کے فتنوں سے چھٹکارا پانا، پوری نماز پڑھنے سے زیادہ اہم اور بیشتر مصلحت کا حامل ہے۔

صلاۃالقصر اور صلاۃالخوف

- **نمازِ قصر**: سفر میں چار رکعت فرائض والی نمازوں (ظہر، عصر، عشاء) کو نصف کرکے پڑھنا قصر کہلاتا ہے۔
- مغرب کی نماز حسب سابق تین رکعت ہی پڑھی جائیگی نبی اکرم ﷺ نے سفر میں سنتوں میں سے صرف فجر کی سنتیں پڑھی ہیں اور وتر پڑھنا بھی ثابت ہے
- حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اب ہم قصر کیوں کرتے ہیں جبکہ ہم امن وامان سے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر فرمایا ہے۔ پس تم اس کو قبول کرو (صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُم، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ - صحیح مسلم)
- **مقدار سفر** - کتنے سفر پر قصر کیا جاسکتا ہے، اس میں مختلف اقوال ہیں لیکن زیادہ تر علمائے فقہ جس قول پہ متفق ہیں وہ ۴۸ میل (۷۷ کلومیٹر) کا سفر ہے
- **مدت**- کتنی مدت تک قصر کیا جاسکتا ہے؟ اگر مدت غیر یقینی ہے تو تمام عرصے کے لیے قصر کیا جائے گا اور اگر مدت معین ہے تو زیادہ تر فقہا کا قول ۱۵ دن سے کم کی مدت پر ہے
- **صلاۃالخوف**۔ خوف کی حالت میں پڑھی جانے والی نماز صلاۃالخوف کہلاتی ہے - (مشروعیت آیت ۴/۱۰۱)
- صلاۃالخوف کو ادا کرنے کی کئی صورتیں احادیث مبارکہ میں مذکور -
- عین جنگ کے دوران قصر کی کوئی حد نہیں، قبلہ رو ہونا بھی ضروری نہیں، سجدہ و رکوع بھی اشارتاً

وَاِذَا كُنۡتَ فِيۡهِمۡ فَاَقَمۡتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلۡتَقُمۡ طَآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ مَّعَكَ وَلۡيَاۡخُذُوۡۤا اَسۡلِحَتَهُمۡ فَاِذَا سَجَدُوۡا فَلۡيَكُوۡنُوۡا مِنۡ وَّرَآئِكُمۡ

وَاِذَا كُنۡتَ فِيۡهِمۡ - اور جب آپ ہوں ان میں

فَاَقَمۡتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ - تو آپ قائم کریں ان کے لیے نماز کو

فَلۡتَقُمۡ طَآئِفَةٌ - پس چاہیے کہ کھڑی ہو ایک جماعت

مِّنۡهُمۡ مَّعَكَ - ان میں سے آپ کے ساتھ

وَلۡيَاۡخُذُوۡۤا -اور چاہیے کہ وہ پکڑیں

اَسۡلِحَتَهُمۡ - اپنے ہتھیار

فَاِذَا سَجَدُوۡا - پھر جب وہ سجدہ کرلیں

فَلۡيَكُوۡنُوۡا مِنۡ وَّرَآئِكُمۡ - تو چاہیے کہ وہ ہو جائیں تمہارے پیچھے

فَلۡتَقُمۡ میں ل:لام امر

تَقُمۡ کھڑی ہو

(مضارع واحد مؤنث)

أَخَذَ يَأْخُذُ ، أَخْذًا پکڑنا

وَّرَآءِ - پیچھے

وَلۡتَاۡتِ طَآئِفَةٌ اُخۡرٰى لَمۡ يُصَلُّوۡا فَلۡيُصَلُّوۡا مَعَكَ وَلۡيَاۡخُذُوۡا حِذۡرَهُمۡ وَاَسۡلِحَتَهُمۡ ۚ وَدَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ تَغۡفُلُوۡنَ

وَلۡتَاۡتِ - اور چاہیے کہ آئے

لْ - لام امر

أَتَى يَأْتِي إتْيانًا - آنا

طَآئِفَةٌ اُخۡرٰى - دوسری جماعت

طَآئِفَةٌ - گروہ، جماعت

لَمۡ يُصَلُّوۡا - نہیں پڑھی جس نے نماز

يُصَلُّوۡا اصل میں يُصَلُّوۡنَ تھا، لَم کی وجہ سے ن گر گیا

فَلۡيُصَلُّوۡا مَعَكَ - تو چاہیے کہ وہ نماز پڑھیں آپ کے ساتھ

وَلۡيَاۡخُذُوۡا - اور چاہیے کہ پکڑیں

حِذۡرَهُمۡ وَاَسۡلِحَتَهُمۡ - اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار

حِذۡر بچاؤ، بچاؤ کا سامان (سپر، خود اور زرہ وغیرہ)

وَدَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - چاہا ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا

وَدَّ يَوَدُّ ، وِدًّا.. چاہنا

لَوۡ تَغۡفُلُوۡنَ - (کہ) اگر تم غافل ہوتے

غفَلَ يَغفُلُ ، غَفْلَةً غافل ہونا

عَنۡ اَسۡلِحَتِكُمۡ وَ اَمۡتِعَتِكُمۡ فَيَمِيۡلُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ مَّيۡلَةً وَّاحِدَةً ‌ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اِنۡ كَانَ بِكُمۡ اَذًى مِّنۡ مَّطَرٍ اَوۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰٓى

عَنۡ اَسۡلِحَتِكُمۡ - اپنے اسلحے سے

وَ اَمۡتِعَتِكُمۡ - اور اپنے سامان سے

فَيَمِيۡلُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ - تو وہ پل پڑیں تم پر

مَّيۡلَةً وَّاحِدَةً - یکبارگی حملہ کرکے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ - اور کوئی گناہ نہیں ہے تم پر

اِنۡ كَانَ بِكُمۡ اَذًى - اگر ہو تم کو کوئی تکلیف

مِّنۡ مَّطَرٍ - بارش سے

اَوۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰٓى - یا تم ہو کوئی مریض

اَمْتِعَةٌ - مَتاعٌ کی جمع (سامان)

مَالَ يَمِيْلُ ، مَيْلاً ٹوٹ پڑنا، اچانک حملہ کرنا

مَيلَ جب عَلى کے ساتھ ہو تو معنی حملہ کرنا

عَن کے ساتھ ہو تو ایک طرف جھکنا، غافل ہونا

اِليه کے ساتھ ہو تو معانی رجوع کرنا

جُنَاح گناہ کی طرف جھکاؤ یا میلان

اَذى ہلکی تکلیف (ذہنی یا جسمانی)

مَطر بارش کے لیے عام لفظ

اَنۡ تَضَعُوۡۤا اَسۡلِحَتَكُمۡ ۚ وَخُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ﴿۱۰۲﴾

وَضَعَ يَضَعُ ، وَضْعًا - اتارنا (اتار کر رکھ دینا)

اَنۡ تَضَعُوۡۤا - کہ تم رکھ دو

اَسۡلِحَتَكُمۡ - اپنا اسلحہ

وَخُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ - اور پکڑو اپنا بچاؤ

اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ -یقیناً اللہ نے تیار کیا ہے

لِلۡكٰفِرِيۡنَ - کافروں کے لیے

عَذَابًا مُّهِيۡنًا - ایک رسوا کرنے والا عذاب

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ ۚ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا
مِن وَّرَآئِكُمْ ۖ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ
أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضٰى أَن تَضَعُوٓا أَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾

اور اے نبی ! جب تم مسلمانوں کے درمیان ہو اور (حالت جنگ میں) انھیں نماز پڑھانے کھڑے ہو تو چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو اور اسلحہ لیے رہے، پھر جب وہ سجدہ کرلے تو پیچھے چلا جائے اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہے آکر تمہارے ساتھ پڑھے اور وہ بھی چوکنّا رہے اور اپنے اسلحہ لیے رہے، کیونکہ کفار اس تاک میں ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان کی طرف سے ذرا غافل ہو تو وہ تم پر یک بارگی ٹوٹ پڑیں۔ البتہ اگر تم بارش کی وجہ سے تکلیف محسوس کرو یا بیمار ہو تو اسلحہ رکھ دینے میں مضائقہ نہیں، مگر پھر بھی چوکنّے رہو، یقین رکھو کہ اللہ نے کافروں کے لیے رسوا کن عذاب مہیّا کر رکھا ہے۔

محمد اقبال

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ قف
فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ص وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَ
لْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ج وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ
فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ط وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ
مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ج وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٠٢﴾

(O Messenger!) If you are among the believers and rise (in the state of war) to lead the Prayer for them, let a party of them stand with you to worship, keeping their arms. When they have performed their prostration, let them go behind you, and let another party who have not prayed, pray with you, remaining on guard and keeping their arms, for the unbelievers love to see you heedless of your arms and your baggage so that they might swoop upon you in a surprise attack. But there shall be no blame upon you if you were to lay aside your arms if you are either troubled by rain or are sick; but remain on guard. Surely Allah has prepared a humiliating chastisement for the unbelievers.

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠

صلاة الخوف

- صلوٰۃ خوف کا یہ حکم اس صورت کے لیے جب کہ دشمن کے حملے کا خطرہ تو ہو مگر عملاً معرکہ قتال گرم نہ ہو، عملاً جنگ ہو رہی ہو تو اس صورت میں نماز موٴخر بھی کی جا سکتی ہے اور حسب موقع انتہائی مختصر طور پر ادا بھی کی جا سکتی ہے جس میں رکعت، استقبالِ قبلہ، رکوع و سجود سب کی تخفیف کی اجازت ہے
- نبی ﷺ کے فعل سے ثابت ہے کہ آپ نے غزوہ خندق کے موقع پر چار نمازیں نہیں پڑھیں اور پھر موقع پا کر علی الترتیب انھیں ادا کیا، حالانکہ غزوہ خندق سے پہلے صلوٰۃ خوف کا حکم آ چکا تھا۔
- صلوٰۃِ خوف کی ترکیب کا انحصار بڑی حد تک جنگی حالات پر ہے۔ نبی ﷺ نے مختلف حالات میں مختلف طریقوں سے نماز پڑھائی ہے اور امام وقت (کمانڈر) مجاز ہے کہ ان طریقوں میں سے جس طریقہ کی اجازت جنگی صورت حال دے اسی کو اختیار کرے۔
- ایک طریقہ یہ ہے کہ فوج کا ایک حصہ امام کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابلہ پر رہے۔ پھر جب ایک رکعت پوری ہو جائے تو پہلا حصہ سلام پھیر کر چلا جائے اور دوسرا حصہ آ کر دوسری رکعت امام کے ساتھ پوری کرے۔ اس طرح امام کی دو رکعتیں ہوں گی اور فوج کی ایک ایک رکعت

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠

- دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک حصہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر چلا جائے، پھر دوسرا حصہ آ کر ایک رکعت امام کے پیچھے پڑھے، پھر دونوں حصے باری باری سے آ کر اپنی چھوٹی ہوئی ایک ایک رکعت بطور خود ادا کرلیں۔ اس طرح دونوں حصوں کی ایک ایک رکعت امام کے پیچھے ادا ہو گی، اور ایک رکعت انفرادی
- ان کے علاوہ صلوٰۃِ خوف کے اور بھی طریقے ہیں جن کی تفصیل فقہ کی کتب میں

اس پورے عمل میں مذکور اہم نکات :

- نماز خوف با جماعت ادا کرنے کی صورت میں مسلمانوں کی ایک جماعت نماز کیلئے کھڑی ہو جبکہ دوسری جماعت ان کی حفاظت کرے ۔ کسی صورت میں دشمن سے بے خبر نہ رہا جائے
- نماز خوف با جماعت ادا کرنے کی شرط۔ نماز پڑھنے والے مجاہدین کی دوسرے جانباز اور جنگجو حفاظت کریں
- میدان جنگ میں نماز جماعت قائم کرنا لشکر کے کمانڈر کی صوابدید پر منحصر ہے۔
- سخت ترین حالات میں بھی نماز اور اسے جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی خاص اہمیت
- نماز خوف کی ادائیگی کے دوران اپنے ہتھیار ساتھ رکھنا اور ہوشیاری اور احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا واجب
- ہوشیاری اور احتیاط کے ذریعے وہ تمام راستے بند کر دینا ضروری ہے جس سے دشمن کسی موقع سے فائدہ اٹھا سکے

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠

اس پورے عمل میں مذکور اہم نکات.....

- جنگ کے دوران ہوشیار رہنا اور اسلحہ اور جنگی ساز و سامان کے ساتھ ضروری تیاری ایک جیسی اہمیت کے حامل ہیں
- نماز خوف ادا کرنے والے مجاہدین کے دونوں گروہوں کو ایک امام کی اقتداء کرنی چاہیئے۔
- دقیق نظم و ضبط کا لحاظ رکھنا جنگ کا لازمی اصول ہے۔ حتیٰ کہ عبادت کے دوران بھی اس کا خیال رکھنا چاہیئے
- مسلمانوں کا اپنے ہتھیاروں اور جنگی ساز و سامان (دفاع) سے غفلت برتنا دشمنوں کو اچانک حملہ کرنے یا شب خون مارنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔
- تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے جنگی منصوبہ بندی کی ضرورت
- دشمنوں کے حملے کے مقابلے میں جنگ و جدل اور دفاع کیلئے ہمیشہ آمادہ رہنا مسلمانوں پر فرض ہے
- مسلمانوں کو نماز خوف کے دوران بیماری یا بارش سے نقصان پہنچنے کی صورت میں ہتھیار ساتھ رکھنے سے معاف رکھا گیا ہے۔

آیت 102

Tags - عنوانات

- الٰہی احکام (صلاۃالخوف والقصر)
- احکام کا فلسفہ
- احکام الٰہی کا لچکدار ہونا
- اسلامی اجتماعیت/علاقے/ملک کا دفاع
- دفاع کے لیے جنگی ساز وسامان اسلحہ کا حصول
- جنگ میں پاسبانی کرنا/ہشیار رہنا/اطلاعات
- جنگ میں منصوبہ بندی کرنا
- جنگ میں نظم وضبط
- دشمن کا خطرہ، دشمن کے حملہ کا پیش خیمہ
- شکست کے اسباب

- نماز کی اہمیت
- عبادت میں نظم وضبط
- غفلت کے اثرات
- فوجی تیاری کی اہمیت
- کفار کا موقع کی تلاش میں رہنا
- مسلمانوں کی ذمہ داری
- نماز خوف باجماعت ادا کرنا
- کفر ہمیشہ اسلام کے درپے رہے گا
- کفر کی طاقت سے نبرد آزما ہونے کی تیاری
- کفار کا موقع کی تلاش میں رہنا/غافل پاکر حملہ

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ - پھر جب تم پورا کرو نماز کو

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ - تو تم یاد کرو اللہ کو

قعود - بیٹھنا، جُنُوْبِ ، جَنَب کی جمع (طرف، پہلو)

قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ - کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور اپنی کروٹوں پر

(ط م ن)

فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ - پھر جب تم مطمئن ہو

اِطْمَأَنَّ يَطْمَئِنُّ ، اِطْمِئْنَانًا ۔ اطمینان / سکون ہونا

(XII)

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۔ تو تم قائم کرو نماز کو

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ - بیشک نماز ہے

وَقَتَ يَقِتُ ، وَقْتًا کسی کام کو مقرر وقت پر کرنا

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ - ایمان والوں پر

كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا - مقرر وقت پر فرض

كِتٰبًا - لکھا، فرض

مَوقُوت وقت مقرر کیا ہوا

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾

پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے، ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو۔ اور جب اطمینان نصیب ہو جائے تو پوری نماز پڑھو۔ نماز درحقیقت ایسا فرض ہے جو پابندی وقت کے ساتھ اہل ایمان پر لازم کیا گیا ہے۔

When you have finished the Prayer, remember Allah -standing, and sitting, and reclining. And when you become secure, perform the regular Prayer. The Prayer is enjoined upon the believers at stated times.

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾

صلوۃالخوف میں کمی کی تلافی ذکراللہ کی کثرت سے

- دشمن کے حملے کے خوف کی کیفیت میں جو نماز ادا کی گئی ہے وہ قصر کی گئی جس میں ایک طرف دھیان نماز کی طرف اور دوسری طرف دھیان دشمن کے حملے کی طرف پھر ایک رکعت ، وقت بھی اوپر نیچے ہو سکتا ہے، گویا نماز جو ذکراللہ کا بہترین ذریعہ ہے اس میں یقیناً کمی آئی ہے، کی تلافی کے لیے دو باتوں کا حکم :

1. جب تک جنگ کی کیفیت جاری ہے تمہیں نماز قصر کے ساتھ ساتھ ہر حالت میں اللہ کا ذکر جاری رکھنا چاہیے۔ تم کھڑے ہو، بیٹھے ہو ، لیٹے ہو ، کوئی وقت بھی اللہ کی یاد سے غفلت میں نہ گزرے۔ تمہارے اعضاء وجوارح دشمن کے دفاع میں مصروف ہوں لیکن تمہاری زبان اور تمہارا دل اللہ کی یاد میں مشغول رہنا چاہیے

2. جب جنگ ختم ہو جائے یا رُک جائے اور دشمن کا خطرہ ٹل جائے اور تمہیں اطمینان کی کیفیت محسوس ہو تو اب صلوۃالخوف نہیں بلکہ تمہیں معمول کی مکمل نماز پڑھنی چاہیے۔ نماز کے پورے ارکان ادا ہونے چاہئیں، واجبات و سنن اور آداب صلوٰۃ کا پورا اہتمام ہونا چاہیے، صلوٰۃ الخوف میں وقت کی پوری پابندی مشکل ہو جاتی ہے لیکن اب تمہیں ہر نماز اپنے وقت پہ ادا کرنا ہوگی

- نماز مسلمانوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ اس لیے اب اس میں کمی بیشی نہیں ہونی چاہیے

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

- نماز مسلمانوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے
- ہر نماز کا وقت مقرر ہے، اس کا ایک آغاز ہے اور ایک اختتام ہے
- قرآن کریم نے تو کہیں صراحت کے ساتھ اس کا ذکر نہیں فرمایا (کچھ اشارات ہیں اوقات کے بارے میں)۔ نمازوں کے اوقات اللہ کے رسول ﷺ نے مقرر فرمائے ہیں
- اس آیت کریمہ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اوقات کی پابندی کے ساتھ مسلمانوں پر نماز اللہ نے فرض فرمائی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نمازوں کے جو اوقات مقرر کیے اور مسلمانوں پر انھیں فرض فرمایا وہ بعینہٖ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ فریضہ ہے
- یہ بات قرآن کریم میں اور بھی بعض جگہ فرمائی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دین کے معاملے میں جو بھی حکم دیتے ہیں وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں دیتے بلکہ وہ اللہ کی جانب سے دیتے ہیں۔ اور اس حکم کی اطاعت اسی طرح ضروری ہے جس طرح اللہ کے حکم کی اطاعت ضروری ہے۔
- اوقات نماز کی تفصیل کئی احادیث مبارکہ میں مذکور ہے جن کے مطابق جبرائیلؑ نے دو دن رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھائی۔ ایک دن پانچوں نمازیں اوّل وقت میں جبکہ دوسرے دن تمام نمازیں آخر وقت میں پڑھائیں اور بتایا کہ نمازوں کے اوقات ان حدود کے مابین ہیں۔ (جس کی تفصیل اضافی مواد کے حصے میں)

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾

وَلَا تَهِنُوْا - اور نہ ہمت ہارو

(و ہ ن) وَهَنَ يَهِنُ ، وَهْنًا کمزوری دکھانا، ہمت ہارنا

فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ - اس قوم کی جستجو میں

ڈھونڈھ نکالنے اور اس کا مقابلہ کرنے میں

اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ - اگر تکلیف اٹھاتے ہو تم

أَلِمَ يَأْلَمُ ، أَلَمًا تکلیف اٹھانا

فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ - تو وہ لوگ (بھی) تکلیف اٹھاتے ہیں

كَمَا تَاْلَمُوْنَ - اس کی مانند جیسی تم تکلیف اٹھاتے ہو

وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ - اور تم امید رکھتے ہو اللہ سے

رَجَا يَرْجُو ، رَجاءً امید رکھنا

مَا لَا يَرْجُوْنَ - اس کی، جس کی وہ امید نہیں رکھتے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا - اور ہے اللہ خوب جاننے والا بہت حکمت والا

وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَ
تَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۧ ﴿١٠٤﴾

اس گروہ کے تعاقب میں کمزوری نہ دکھاؤ۔ اگر تم تکلیف اٹھا رہے ہو تو تمہاری طرح وہ بھی تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اور تم اللہ سے اس چیز کے امّیدوار ہو جس کے وہ امّیدوار نہیں ہیں۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور وہ حکیم و دانا ہے

Do not be faint of heart in pursuing these people: *138 if you happen to suffer harm they too are suffering just as you are, while you may hope from Allah what they cannot hope for. *139 Allah is All-Knowing, All- Wise.

محمد اقبال

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾

ترغیب جہاد کے مضمون کی مزید تاکید

عسکری اعتبار سے دشمن کے مقابلے میں کمزوری دکھانا جرم ہے

- مسلمانوں کو براہِ راست خطاب (حق و باطل کی جنگ اب فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو رہی ہے) گروہ کفار جو اس وقت اسلام کی دعوت اور نظام اسلامی کے قیام کی راہ میں مانع و مزاحم بن کر کھڑا ہے ان سے جہاد کرنے اور ان کا تعاقب یعنی پیچھا کرنے میں سستی نہ آنا چاہیے زخموں کی تکلیف اور بے آرامی کا دل میں خیال لا کر جہاد میں ضعف اور کمزوری نہ دکھانا چاہیے
- اگر تمہیں دشمن کے ہاتھوں کوئی نقصان پہنچ جائے تو اس سے بد دل ہو کر اس کے تعاقب میں تمہیں پست ہمت نہیں ہونا چاہیے
- تعاقب کا خاص طور پر ذکر، جو اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ تعاقب سے فتح تکمیل پذیر ہوتی ہے۔ اور اگر تعاقب نہ کیا جائے تو اس بات کا بہت امکان ہوتا ہے کہ دشمن مجتمع ہو کر دوبارہ حملہ کر دے۔ اور یہ حملہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے (جیسا کی جنگِ احد میں ہو گیا تھا)
- دین کی خاطر تکالیف برداشت کرنے کی ترغیب ایک خوبصورت انداز میں ۔ کہ اس کشمکش میں اگر تم لوگ نقصان اٹھا رہے ہو تو کیا ہوا؟ تمہارے دشمن بھی تو ویسے ہی نقصان سے دوچار ہو رہے ہیں ، انھیں بھی تو تکالیف پہنچ رہی ہیں، وہ بھی تو زخم پر زخم کھا رہے ہیں، ان کے لوگ بھی تو مر رہے ہیں۔

وَلَا تَهِنُوۡا فِى ابۡتِغَآءِ الۡقَوۡمِ‌ؕ اِنۡ تَكُوۡنُوۡا تَاۡلَمُوۡنَ فَاِنَّهُمۡ يَاۡلَمُوۡنَ كَمَا تَاۡلَمُوۡنَ‌ ۚ وَتَرۡجُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرۡجُوۡنَ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۝١٠٤

- اہل ایمان حق کی خاطر اتنی تکلیفیں بھی برداشت نہ کریں جتنی کفار باطل کی خاطر برداشت کر رہے ہیں، حالانکہ ان کے سامنے صرف دنیا اور اس کے ناپائیدار فائدے ہیں اور اس کے برعکس اہل ایمان رب السمٰوات والارض کی خوشنودی و تقرب اور اس کے ابدی انعامات کے امیدوار ہیں۔
- یہ خوش قسمتی اور سعادت تو مسلمانوں کو حاصل ہے کہ حق کی سربلندی کے لیے لڑ رہے ہیں ان کے ایک ایک زخم اور ہر تکلیف کا بدل جنت کی ابدی نعمتوں کی صورت میں ملنے والا ہے، یہ ایمان رکھتے ہوئے کیا تم رکو گے ان سے لڑنے اور ان کا پیچھا کرنے میں ؟
- ایک حدیث مبارکہ کے مطابق (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) کی قیامت کے دن جب آزمائش والوں کو ان مصیبتوں کا بدلہ دیا جائے گا اہل عافیت تمنا کریں گے کاش ان کی کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کاٹ دی جاتیں تاکہ انہیں بھی اسی طرح اجر ملتا (عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ - سنن الترمذي)
- جب کہ تمہارے دشمن کو تو اللہ سے کوئی امید نہیں۔ تمہاری یہی امید تمہارے لیے سب سے بڑے سہارے کا باعث ہے۔اور ان کی ناامیدی ان کے لیے موت کا باعث ہے۔

اضافی مواد

Reference Material

صلاۃ الخوف کی ادائیگی

- نبی اکرم ﷺ نے صلاۃ الخوف مختلف حالات میں مختلف طریقوں سے پڑھائی ہے جس کا سبب حالات کی رعایت اور امت کے لیے ممکنہ سہولت ہو سکتا ہے
- اس کا مطلب یہ کہ جس طریقے سے حالات کے مطابق نماز پڑھنا ممکن ہو اسی طرح امام کو نماز پڑھانی چاہیے
- کتبِ فقہ میں صلاۃ الخوف ادا کرنے کے کئی طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ لیکن ان میں جو زیادہ معروف ہیں وہ چار ہیں۔

1. فوج کا ایک حصہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر چلا جائے پھر دوسرا حصہ آ کر ایک رکعت امام کے پیچھے پڑھے ، پھر دونوں حصے باری باری سے آ کر اپنی چھوٹی ہوئی ایک ایک رکعت بطور خود ادا کریں۔ اس طرح دونوں کی ایک ایک رکعت امام کے پیچھے ادا ہو گی اور ایک ایک رکعت انفرادی (اس کو عبداللہ بن مسعودؓ نے روایت کیا ہے اور حنفیہؒ اسی کو ترجیح دیتے ہیں)
2. فوج کا ایک حصہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور جب امام دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو مقتدی بطور خود ایک رکعت مع تشہد پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ پھر دوسرا حصہ آ کر اس حال میں امام کے پیچھے کھڑا ہو کہ ابھی امام دوسری ہی رکعت میں ہو اور یہ لوگ بقیہ نماز امام کے ساتھ ادا کرنے کے بعد ایک رکعت خود اٹھ کر پڑھ لیں (اس طریقے کو ابن عباسؓ، جابر بن عبداللہؓ اور مجاہدؒ نے روایت کیا ہے)

یہ دونوں طریقے قرآن کریم میں دی گئی تفصیل کے زیادہ قریب معلوم ہوتے ہیں۔

صلاۃالخوف کی ادائیگی

3. -فوج کاایک حصہ امام کی ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابلہ پر رہے۔ پھر جب ایک رکعت پوری ہو جائے تو پہلا حصہ سلام پھیر کر چلا جائے اور دوسرا حصہ آ کر دوسری رکعت امام کے ساتھ پوری کرے۔اس طرح امام کی دو رکعتیں ہوں گی اور فوج کی ایک رکعت

4. فوج کاایک حصہ امام کے ساتھ دو رکعتیں ادا کرے اور تشہد کے بعد سلام پھیر کر چلا جائے۔ پھر دوسرا حصہ تیسری رکعت میں آ کر شریک ہو اور امام کے ساتھ سلام پھیرے۔اس طرح امام کی چار اور فوج کی دو رکعتیں ہوں گی۔

- جنگ، جب دشمن نیست و نابود کرنے کے ارادے سے حملہ کرے، سے زیادہ ہنگامہ حالات کسی قوم کے لیے نہیں ہو سکتے لیکن ان شدید ترین حالات میں جب دشمن سر پر ہے اور حملہ کرنے کے لیے موقعے کی تلاش میں ہے اس وقت یہ حکم کہ پہلے نماز ادا کرو-اس حکم نے سارے جہان کے عقلاء کو حیران کر دیا
- لیکن چونکہ مومن کو ساری قوت اور مسلمانوں کے لشکر کی طاقت اسی تعلق اور اسی سجدے میں جس کا حکم دیا گیا ہے اس لیے ان مشکل ترین حالات میں تعلق کو قائم رکھنے کی ہدایت
- آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

صلاۃ القصر

صلاۃ القصر کی تفصیل میں اتنی مختلف آرا کیوں ہیں؟

اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ سے اس معاملہ میں کوئی صریح ارشاد منقول نہیں ہے اور نص صریح کی غیر موجودگی میں جن دلائل سے استنباط کیا گیا ہے ان کے اندر مختلف اقوال کی گنجائش ہے

- صلاۃ القصر کی تفصیل اور مسائل میں چونکہ بہت تنوع ہے اس لیے اس معاملے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جو احباب جن علماء کے علم و تقوی سے مطمئن ہوں انہی کے قول پر عمل کر سکتے ہیں

قصر نماز کے لیے فقہاء کے نزدیک کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ سفر کا نصاب کیا ہے

- فقہاء نے قصر نماز کے لیے کم از کم 9 میل (14.5 کلو میٹر) اور زیادہ سے زیادہ 48 میل (77.5 کلو میٹر) کا نصاب مقرر کیا ہے
- مسافت کا میلوں یا کلو میٹر میں تفصیل اور باریک حساب کتاب کہ کسی نقطۂ خاص سے تجاوز کرتے ہی قصر کا حکم لگایا جا سکے شارع کا منشا نہیں ۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ فاصلہ غیر واضح انداز میں بتا دیا جاتا
- شارع نے ''سفر'' کے مفہوم کو عرف عام پر چھوڑ دیا ہے اور یہ بات ہر شخص خود با آسانی جان سکتا ہے کہ کب وہ سفر میں ہے اور کب سفر میں نہیں ہے۔ فقہاء نے عام لوگوں کے سہولت کے لیے مختلف احکام سے استنباط کرتے ہوئے سفر کے نصاب طے کیے ہیں

صلاۃ القصر

- بیرونی ممالک میں رہائش پزیر یا کام کرنے والے لوگ جب وطن واپس جاتے ہیں تو کیا وہ قصر نماز پڑھیں گے ؟ اپنے وطن (وطنِ اصلی) پہنچ کر وہ مسافر نہیں رہے لہٰذا وہ پوری نماز پڑھیں گے
- وطنِ اصلی کیا ہے ؟ جس جگہ انسان کی ولادت ہوئی ہو۔ گھر اور بیوی بچے ہوں وہ فقہ کی اصطلاح میں وطن اصلی کہلاتا ہے
- جس جگہ طویل (پندرہ دن یا زیادہ) ٹھہرنے کا ارادہ ہو وہ وطن اقامت کہلاتا ہے
- اگر مسافر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے گا تو پوری نماز پڑھے گا
- اگر امام مسافر ہو تو وہ دو رکعت ادا کرے گا اور مقیم مقتدی کھڑے ہو کر باقی رکعتیں مکمل کریں گے
- غیر معین مدتِ اقامت یعنی اگر کوئی آدمی کسی مقام پر اس طرح رکا ہوا ہو کہ ہر وقت اس کے کوچ کر جانے کا امکان ہو اور ٹھہرنے کی نیت نہ ہو، تو خواہ وہاں اسے مہینوں رکا رہ جانا پڑے، وہ قصر کر سکتا ہے۔

نبی ﷺ نے تبوک میں پندرہ دن اور فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں اٹھارہ دن قصر فرمایا۔ (مسند احمد، ابوداؤد)

نماز کی فرضیت مقررہ اوقات میں

- پانچ نمازوں کے اوقات اہتمام کے ساتھ فرض ہیں اگرچہ قرآن میں یہ اوقات اور ان کی تفصیل صراحت کے ساتھ مذکور نہیں ہے، کچھ اشارات سے یہ بات بتائی گئی ہے
  - أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ - نماز قائم کرو آفتاب کے ڈھلنے سے لیکر رات کی تاریکی تک, اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی (اس آیت میں دلوک الشّمس سے ظہر اور عصر کی نمازیں غسق اللیل سے مغرب اور عشاء کی نمازیں اور قرآن الفجر سے فجر کی نماز مراد ہے)۔سورہ بنی اسرائیل ۷۸
  - وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ۚ دن کے دونوں سروں میں نماز قائم رکھ اور رات کے کچھ حصہ میں بھی (سورہ ہود ۱۱۴)
  - وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ (طٰہٰ، 130) اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کریں طلوعِ آفتاب سے پہلے (نمازِ فجر میں) اور اس کے غروب سے قبل (نمازِ عصر میں) اور رات کی ابتدائی ساعتوں میں (یعنی مغرب اور عشاء میں) بھی تسبیح کیا کریں اور دن کے کناروں پر بھی (نمازِ ظہر میں جب دن کا نصفِ اوّل ختم اور نصفِ ثانی شروع ہوتا ہے، تاکہ آپ راضی ہو جائیں۔

نماز کی فرضیت مقررہ اوقات میں

- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اٹھیے اور نماز ادا کیجئے، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھلنے لگا، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام بوقت عصر آئے اور کہا: اٹھیے اور نماز ادا کیجئے، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نماز عصر اس وقت پڑھائی جب ہر ایک چیز کا سایہ ایک مثل تک ہو چکا تھا، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام مغرب کے وقت آئے۔ اور کہا : اٹھئے نماز ادا کیجئے، ھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب کہ سورج غروب ہو چکا تھا پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام عشاء کے وقت آئے اور کہا: اٹھیے نماز ادا کیجئے، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب سرخی غائب ہو چکی تھی۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام بوقت فجر آئے اور اس وقت نماز پڑھائی جب فجر طلوع ہو چکی تھی۔ پھر اگلے دن ظہر کے لئے آئے اور کہا: اٹھیے نماز ادا کیجئے، پھر نماز عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا، پھر مغرب کے لئے سورج کے غروب ہونے کے وقت ہی آئے، پھر عشاء کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب نصف یا تہائی رات گزر چکی تھی، اس وقت نماز عشاء پڑھائی۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وقت آئے جب فجر خوب روشن ہو چکی تھی۔ اور سفیدی پھیل چکی تھی ۔اس وقت جبرائیل علیہ السلام نے نماز فجر پڑھائی اور کہا کہ ان دونوں اوقات کے درمیان نمازوں کا وقت ہے۔(مسند امام احمد 2/330 و غیرہ)

نماز کی فرضیت مقررہ اوقات میں

- یہ حدیثِ مبارکہ جس میں جبرئیل علیہ السلام کا نبی اکرم ﷺ کی امامت کرانا اور آپ ﷺ کو اوقات نماز بتانا مذکور ہے، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابو مسعودؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ.... جیسے کبار صحابہ سے مروی ہے اور اسے حدیث متواتر کا درجہ حاصل ہے
- نماز کے اوقات، رکعات اور طریقہ نماز کا تفصیلی ذکر قرآن کریم میں بیان نہیں کیا گیا ہے، رسول اکرم ﷺ نے اپنے اقوال وافعال سے مکمل وضاحت کے ساتھ ان کو بیان فرمایا ہے نماز پنجگانہ کے اوقات احادیث میں تفصیل بھی بیان ہوئے ہیں اوقات بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
- " ظہر کا وقت زوال سے لیکر آدمی کے سائے کے برابر ہونے (یعنی) عصر کا وقت شروع ہونے تک رہتا ہے، اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے، اور مغرب کا وقت سرخی غائب ہونے تک ہے، اور عشاء کا وقت درمیانی نصف رات تک ہے، اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے لیکر سورج طلوع ہونے تک ہے، جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز پڑھنے سے رک جاؤ کیونکہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے" صحیح مسلم حدیث نمبر (612)

نماز کی فرضیت مقررہ اوقات میں

پانچوں نمازوں کے اوقات

- **نمازِ فجر**- صبح صادق سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک۔
- **نمازِ ظہر**- زوالِ آفتاب (سورج کے ڈھلنے) سے نمازِ عصر کا وقت شروع ہونے تک
- **نمازِ عصر**- جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروبِ آفتاب تک رہتا ہے
- **نمازِ مغرب**- غروبِ آفتاب سے (اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک رہتا ہے البتہ احادیث میں مذکور ہے کہ نمازِ مغرب میں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے)
- **نمازِ عشاء**- سورج غروب ہونے سے ڈیڑھ گھنٹہ (آسمان سے سرخی ختم ہونے کے بعد) سے صبح صادق تک۔البتہ آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز کے لئے مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے
- نماز کے ان اوقات کا لحاظ ان ملکوں میں ہوگا جہاں دن رات چوبیس گھنٹے کے ہوں (دنیا کے اکثر علاقوں میں ان کا اطلاق ہوتا ہے) البتہ جن ملکوں میں 24 گھنٹے کا یہ نظام ہی موجود نہ ہو یا جہاں اس میں بہت تبدیلی آجائے وہاں نماز کے وقتوں میں دوسرا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا

قطب شمالی/جنوبی یا دیگر سیاروں پر نماز کے اوقات

قطب شمالی یا قطب جنوبی جہاں پر دن رات چھ ماہ یا کم و بیش عرصہ کے ہوتے ہیں وہاں پر بھی پانچ نماز کے اوقات، اسی طرح اگر کوئی مسلمان چاند یا کسی دوسرے سیارے پر پہنچ جائے جہاں اس زمین کا نظام یعنی دن اور رات موجود نہیں تو وہ کیسے نمازیں ادا کرے گا ؟

- ☞ اس سلسلے میں پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ ان تمام صورتوں میں نماز ساقط نہیں ہوگی نماز کو ادا کیا جائیگا
- ☞ انسان جہاں بھی ہوگا وہاں کے اوقات/دن رات کے (فلکیاتی) سائیکل کو مدِ نظر رکھ وقت کا تعیین کا حساب کر نماز کے پانچ اوقات مقرر کر سکتا ہے

اس سلسلے میں آپ ﷺ کی ایک حدیثِ مبارکہ سے رہنمائی ملتی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب دجال کا ظہور ہوگا تو ایک دن ایک سال کے برابر ہو جائے گا ایک صحابی نے عرض کیا کہ حضورؐ کیا اتنے لمبے عرصہ میں پانچ ہی نماز ادا کرنا ہوں گی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کے لئے اندازہ کر کے نماز ادا کرنی ہوگی اور اس کے لئے وقت کی تعیین خود حساب لگا کرنا ہوگا

(...فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلاَةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ لاَ اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ

.... سنن ابوداؤد و جامع ترمذی)